
LUCKNOW
1929
OUDH PUNCH
जिल्द नं: १४
جلد چہاردہم

توجہ شرط

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں۔ مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے۔ بے تکے مضامین نہیں ہوتے۔ جو موسمی پہاڑوں اور برساتی نالوں کی طرح جھنجھلاہٹ کی پرورش نہیں کرتا۔ بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل اصلاح امور پر نظر رکھتا ہے۔ دوسرے اس کی تحسین بھی کرتے ہیں اور کل بھی۔ اودھ پنچ صرف اپنی بضاعت پر قانع اور منقولات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر نظر نہ کیجئے۔ دو جرگی کی پرت بہ زبان چڑھا ہے اس لئے کہ گوہر و خزف میں فرق ہے۔ بکواسات کی جنت۔ ناشر کی رعایت ہے ورنہ رعایت کیجئے جیسی صحیح نتائج واقعات اور بنیادی اصلاحات اخلاقی و سیاسی و ادبی پر نظر کیجئے۔ انتخاب شدہ سال بھر کے پرچوں میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

مینیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل بصورت سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری خبر ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ مانگنے والوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور عرصہ سے ملک کی خدمت کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اس کی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں۔ اور دوسرے پرچوں میں آپ کے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہٰذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بنیں اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے منشا مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو ہر ہفتہ کے اندر تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ ما خیر خواہ سلامت۔ چند پرچوں پر اکتفا مشہور و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ چند سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرالیں۔ عام مدعا نہیں تو قدر کی کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا نادار یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاک خانہ والے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں کہاں گم ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار شکایت نامے مینیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہمارا عملہ خریداروں کے در دولت پر نیاز مند مینیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں دل خوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہٰذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اس کا جواب نہ ملا یا وہ رنگ طبیعی اور ندہ بھی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہٰذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی خریدنہ کا جواب ملنا چاہیئے جس کی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں مینیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے ان کے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیئے

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی ترمیم کی بابت دیئے گئے ہیں وہ قابل ہوں گے وہ تمام ضبط ہوں گے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی جانب لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک آمیز نہ ہونا۔

نوٹ

جو صاحب خریدار ہیں انہیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیئے جو کہ ان کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

مینیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۴ سحر نمبر ۱۶

مضامین

۲۹ اپریل ۱۹۳۶ء

مختصر افسانوں کا افسانہ

"بیری کا ابو لہب سے واشکست گزرہ ازپابند" یہ جملہ ایک ظریف نے جواب میں اس سوال کے کہا تھا کہ حضرت یعقوب و یوسف پر کیا گزری، داستان تفصیل کرنا مقصود ہو تو اس ہیر ظریف کی تقلید کرنی چاہیئے۔ اکثر نے یہی کیا۔ دو آدمی کھانا کھانے بیٹھے ایک تھا خالی الذہن سادہ لوح دوسرا تھا چالاک مگر ہی تھی مختصر۔ بسم اللہ کے بعد ہی چالاک ظریف نے یہ قرأت شروع سے کہا حافظ جی تمہیں سورہ مزمل یاد ہے؟ حافظ کھانے کی کتاب کا افتتاح بسم اللہ سے کر چکے تھے اب امتحان حافظہ دینے بیٹھ گئے۔ ادھر آنکھیں بند رینگ کے قافیہ جنس نوالے نوالے جلنے لگے۔ ادھر شریک نے بے دوی کے ساتھ سارا کھانا نگلا۔ حافظ جی نے فضو ختم کر کے سورہ ختم فرمایا ظریف نے ڈکار لے کے شروع سے فداہ انفیاہ کی رسید حاصل کی۔ بچا ہوا کھانا کی نسبتیں قبل ہو اختر پر رہ گئیں۔ اب حافظ جی بیٹھے۔ دوسرے وقت حافظ جی نے غرض بیٹھنے کے ارادہ سے ظریف شریک پر لعنت کی بوچھار شروع کی۔ بندہ خدا تم نہایت بیہودہ ہو ایک سورہ بھی تمہیں یاد نہیں حشر کے دن اندھے اٹھو گے۔ ظریف نے اطمینان سے جواب دیا کہ اگرچہ حضرت حفظ کی نہیں بفضل خدا حافظہ تو چاہتا ہوں۔ حافظہ سے ناظرہ تو کیا۔ بھر بھی چند سورے یاد ہیں۔

حافظ جی سمجھے کہ اب آیا مار دیکھو تو کیا لعنت دیتا ہوں کہ حق ہی سے شروع ہے کہنے لگے۔ ذرا پڑھو تو جیسے سورہ والشمس۔ ظریف نے فوراً سانس لی اُنگلیاں میں کہا اور کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم والشمس وضحٰہا۔

.... بیچ کے چند ۱۱ و داستان عجبا آخری ۱۰ ۱۱ ادا کرنے میں بجائز ساختہ کھلا اور دہ منہ کے اندر چلے کھانے کا قصہ مختصر۔

آجکل بہ تقلید یورپ یہاں کے اہل قلم نے مختصر کہانیاں لکھنی شروع کی ہیں۔ یورپ والے وہ جو کام لیتے ہیں سوچ سمجھ کر ان کے مصنفات لطف و مزا سے خالی نہیں ہوتے۔ یہاں حالت یہ سکون کہانی بی حل ہے نتیجہ رو تحریک بے اور ادبی لطف بھی مفقود۔ اس ایک سطر کی عبارت میں مفصل بیان جیسر ہی بھی۔ نے کی سعی ہی تو ہے مگر اختصار کی زندگی تو ادا کرنا واجب کر دیا گیا تھا تو بہر صورت متعلق جمیلہ آپ بھی سے کہیں اختراز فرمایا۔

مشتاق کہ۔ تنہا ان ہجر سنانے سے تھکتے نہیں قاصد اور معشوق کا اس کیچ میں سے ناک میں دم آگیا ہی گھبرا کر جو غالب مرحوم فرماتے ہیں ؎

وہ بہ خود اور سیری داستان عشق طولانی
عبارت مختصر قاصد بھی گھبرا جائے جیسے

معشوق اور عاشق کے درمیان ایسا علاقہ ہوتا ہے جو دونوں سے ہوتے ہیں بھی طولانی تقریر کی مجھ کی تکلیف گوارا کی بیکر دیتا ہے۔ آگ لگے تمہاری باتوں میں بیوکا نے تمہاری گو اس میں بازو کان کھا گئے۔ اس اس سن لیا کرتے ہو دم دیتے ہو۔ اب سوتے بھی دو کے اور مرتے ہو تو مریکے۔ جو لوگ کہ اس قسم کی گفتگو والے سلام ہوئی ہو خواہ اپنی ذات سے متعلق ہو اغیار کی ذات سے۔ پڑھا ہے میں ہے مزا بالکل آ شریف لیجاتا ہے جیسا کہ ایک مشہور ظریف مرحوم شاعر کا واقعہ ہے کہ ان کی معشوقہ سے ادا سے شکر رنجی ہو گئی۔ پیام سلام پر روق مگر آپ جائے کیا یا بھی انکار ہوا جو بیٹھے ہی رہتے لگتا ہی اٹھا تھا کہ ایک بڑے میاں جو شاعر صاحب کے بھی دوست تھے اور وضعداری کے اقتضا سے ان کی معشوقہ کے یہاں بھی آتے جاتے تھے لے کے چلتے وقت شاعر صاحب نے دریافت فرمایا کہ بھی یہاں سے کہاں جانے کا قصد ہے؟ انھوں نے کہا کہ تب تک جاؤں گا .... کے یہاں۔

شاعر:۔ تو ایک میرا کام بھی کرو ...... سے کہنا کہ شاعر فراق کی حالت تمہاری جدائی میں ۔۔۔ زار ہوگئی ہے۔ دن کو کھانے کتنا ہو۔ کسی چیز سے نفرت نہیں آتش ہجر کی حرارت سے جگر کباب ہو دل تباب ہے۔ جب تمہاری زلفیں کی تصویر یاد آتی ہیں دونوں کے کھلے ہوجاتے ہیں۔ ہے پیچ زلفوں کا خیال آتا ہی بیٹھے میں مرزا آفتاب سے آنسو بہنے لگتی ہے۔ عناب لب کی یاد میں کہانی سی نے لگے آدمی سے پیسہ ہو گیا ہے۔ شب اللہ کھوں کھوں کرتا رہتا ہوں مگر دن کا قصور بند حالی کر اٹکار دو دچا ساقی یاد کا احساں کیا! اور لگا زمین پر آ کرنے۔ گر یوم ہوم کی طرح پگھلا جاتا ہے غرض حالت ہے خدا کیلئے اب فقصہ ختم کر اور وصل کی گو۔

دوست:۔ میاں ایسا تیر میری زبان سے ادا ہونے کے قابل نہیں میرا حافظہ بھی اتنا قوی نہیں مجھے کہی ہو جھا اور بیگا کہہ دوں گا۔

بڑے میاں نے اپنی راہ لی دو چار دن کے بعد آئے تو شاعر صاحب نے پوچھا کہو تم گئے تھے۔

دوست:۔ ہاں۔

شاعر:۔ میرا پیام کہہ دیا تھا؟

دوست:۔ کہا تو مگر بہت مختصر اور جامع۔

شاعر:۔ آخر کچھ میں بھی تو سنوں۔

دوست:۔ کیا کرو گے سن کے۔

شاعر:۔ بھی واہ یہ بھی ہوئی میرا کہا پیام اور مجھی کو نہیں بتاتے۔

دوست:۔ دیکھو بگڑنے کی بات نہیں میں نے یہی کہہ دیا تھا کہ بیتا شاعر ہو ابھی یاد کر رہا ہے۔ جیتے شاعر نہ شاعر کا تم بھی کبھی عشق کا بھول بھی نہیں یاد آ ہم ہائے وائے سے واقف ہوا۔ میں نے مختصر یہی کہہ دیا کہ میاں ...... شاعر تمہارے ہجر میں مجھے گزرتے ہیں بڑی جگہ زار زار گزرتی ہو خدا کے لیے مرہم پیار کی ذرا چھاپہ کرو ورنہ برا حال ہوگا۔

دیکھا آپ نے اگر یہ بڑے میاں جوان ہوتے تو شاعر صاحب کے دو ذکی الفاظ کا تو ذرا ساحصہ انھیں یاد رہتا۔ اور گفتگو میں مزا ہی آتا۔ شاعر صاحب ان کے اختصار پر ہرگز نہ جھینپتے۔

زیادہ تر اسی پر قدرتی بیماری کا زور ہوا آجکل کے اکثر مختصر افسانے جس کے سب جانتے ہیں عقل تنگ ہو جاتی ہے گویا تو قصہ نویس کچھ نئے نئے ملازم دیکھتے ہیں ان کی طلب سفید ہو گئی ہے کہ نمبرداری کا خون دل میں ایک سیلاب نظر آیا۔ دیکھتے دیکھتے ایک جانب کے دل میں گرد دری جیسا ہو کر آدمی کچھ کھو ڈال۔ اس سال قابل ماہر عقل ۲ شاید لکھنے والے اپنی لیاقت سے مدد سے اصلاح فرمائیں۔ ملاحظہ ہو۔

جنتم دیکھا۔

اور کرگا کو تیز بخار سا چڑھا تھا سب پر آسانی اور کے خوش تھے۔ وہ صبح دیکھتے جلسے سے بھاگے قادروں سے مزاحمت کرتے رہے ہو جاتے سورج پیشانی پر ہوتے وہ سیٹ اپنی دکان پر جا بیٹھے خوب کاروبار سے ترقی کی آخر کو انھیں ایک مہلک بیماری نے سخت دکھایا۔ بیماری بھی عجیب طرح کی تھی کھانا کھاتے میں جیسا تھا حکیم و ڈاکٹر سب نے اس کا علاج کیا مگر تندرستی نصیب ہو بیماری نہ گئی۔ خدا کسی بھلے آدمی کو یہ بیماری نہ دے شاید اسی بیماری کا۔ جو عموماً بیماریاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں دیکھنے والوں سے سینے بند سے پہلے ناک سے سونگھنے لگی ہے جو کے دانتوں سے ... تنگ پڑ گئے ... تھی۔ ... میں ... تھا۔ ... لیے ... ایک جان ... گویا ان بیماریوں کے ہوتے انھیں شادی کی نئی ... ایک سال ... رہی۔ ... سے ... آزادی ... انھیں بچپن ہی سے بیوی کا روگ تھا۔ بیماری کا بیماری ہو گئی ... کا روگ میاں کو لگا دیا۔

کی جست ہی بی میں سوار ہو گئی یعنی میاں ہو گئے بیوہ اور بی بی کھانے لگیں بیوہ کرنے لگیں بیا۔ اور بچاری بھوک لگی اور انھوں نے کھانا کھایا ساس معلوم ہوئی اور بالکل دھکوس لگیں غیندا آئی اور سو گئیں۔ وہ دن بھر میں ایک مرتبہ ضرور ڈٹنی جاتی تھیں۔ لوگوں کے دیکھتے ہی دیکھتے پیٹ بڑھا چلا حد اونچا ہوا۔ لیجیے حضرت پیش آفت آئی۔ نو ہی مہینے گزرے تھے کہ پیٹ کی اس ہرا مرگی میں درد سے بھی جگہ پائی ایک چیخ رہی

جگر خوانی، وجود کی بیماری سے محفوظ رکھا ہے وہ فرصت سے نیند آتی ہے سو سو ہیں مگر لالہ کی آواز بیماری، دھونگی ماری مستی کی ستائی۔ بستر پر کروٹ بدل رہی رہا۔

آف رے خدا رے دو جہاں کے مالک خدا تیری خصیت سے کوئی واقف نہیں تو ہی اپنے بھید خوب جانتا ہے۔ اللہ کو کوئی اپنی رحمت کا ملہ سے کیا نہیں نہال کر رہا ہے زمین گھر بار سب ایک چیز موجود ہو گیا ہے اور اپنی بی بی کی بیماری سے بچا لیجے مجبوری در مدد سے ہوتا ہے سال ہو پکیزہ منظر پر لطف پرسرت تک نگاہوں میں دل نثار سا ہو گیا۔

⁂

ایک بج گیا۔ دو بھی بج گئے۔ دو بج کر تھیٹ کی آواز سے فرش آنکھ سنے لگا زمین چکر اڑا جو دیکھا تو جلسا۔ پولیس نے پہرے دار جاگتے، جاگتے رہو، جو ہوں کے ہاتھ پیچھے، جاگتے رہو، گنبد کی آواز، روزی۔ کو تو کی بھوں بھوں نے سوتے سوتے چونک کر دیکھے ننھے بچوں کے دل دہلائے۔ لالہ جی کے پیٹ سے ایک بچہ کرنے کے آ دھمکا چیز بھی نکلتا آیا اور اس میں بچہ ناف میں اسی جسم کی جھلی میں لپٹا ہوا لالہ کراہ رہا تو دو بیماری کر دیکھ کے رو رہے۔ لالہ کو غش آیا۔ بچکی چالاک سیہانی بھی کا آئی۔ دائی نے آ کر بچا۔ ماہ دے کر آواز دی، تو زن گی اور نسی نے سچ کہا ہے۔



اُبلتی ہانڈی سے بوٹی نکالنے کی سعی

ایک آسمان ... آخر ... بیماری ... پیٹ سے بانڈوں نکلے۔

⁂

شب کا وقت ہے آدھی رات کا عالم ہے برسات کی رات ہے۔ ابر گھرا ہوا ہے خفی بوندیں پڑ رہی ہیں تو کوئی کرتا ہے۔ بچیاں کی گھنٹی بجی نہیں تو کبھی کبھار کی صدائیں آتی ہیں۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے

"جن کے لالو گھر میں ہوں لالہ کا گھر ہے"

⁂

تاریک دائرہ۔

... پر ... ... پھیلی ... ... اس کی ... ...

مولوی گھاسان [illegible] میں اس وجہ سے [illegible]
شہور تھے کہ وہ تو اسحوروں میں ملنے کے وقت نیلی لکی
استعمال کرنے لگے جاتے تھے۔ متذکرہ بالا مفروضہ [illegible]
تن بسیط کلونیا کے والی حرکت آمیز حوالات میں سے
ایک مفروضہ ہے جن کی اور کیوں تک انسانی عقل کی رسائی
[illegible] تقا یہ کے حصول [illegible]
• فسانہ نگار •

دوپہر کا وقت ہو مولانا گھاسان [illegible]
گھر میں نہیں رہتے وہ بالعموم صبح کو غائب ہو جاتے اور
شام کو گھر میں آتے ہیں اور کوئی [illegible] لیکن ہمسائی
[illegible] رضا ہو [illegible] مولانا کے دل [illegible]
[illegible] الکھ [illegible] وہ [illegible]
ہمسائی : [illegible] کی بیوی [illegible]
کی [illegible] صاحب سے [illegible]
[illegible]

[illegible] حوال [illegible] کسی [illegible]
[illegible] ہمسائی
[illegible] ہمسائی [illegible]
[illegible] پھر [illegible]
[illegible] شام کو آکے [illegible]
میں ہمیں بات سے [illegible]
[illegible] بات [illegible]
ہو تے ہیں [illegible] میں۔ [illegible]
[illegible]
[illegible] سیری [illegible]
[illegible]

ہمسائی • [illegible]
[illegible] گھر سے نکلے تو
[illegible] ہمسائی [illegible]
[illegible] حالت تھی کہ [illegible]
سیاہ وسپاہ [illegible] کی طرح جلوہ گر تھی [illegible]
اور دونوں جانب دیکھتے تھے [illegible]
[illegible] مولوی صاحب
ایک مکان کے دروازے [illegible] ایک دیوان
مقام [illegible] کے درمیان [illegible]

[illegible] ہمسائی نے دیکھا کر مولوی نے [illegible]
[illegible] کے [illegible]
ہمسایہ [illegible] منتظر [illegible]
تو [illegible] مولانا کے سامنے ایک شخص کی ہمسائی
[illegible] آدمی اور بھی اور گرد جلوہ فرما ہیں [illegible]
[illegible]
[illegible] دیکھتے ہی [illegible] اور
ہمسائی [illegible] ساری حقیقت [illegible]
[illegible] قصہ تمام والسلام
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] نظر [illegible]
[illegible] جیسے کا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اس زبان سے
[illegible]
[illegible] کہ
[illegible]
[illegible] لے [illegible] اور
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کی سلطنت [illegible] کر دیتی ہے
[illegible]
[illegible] کاش میری [illegible]
کہ [illegible] کے وقت [illegible] اور میں
[illegible]
[illegible]
[illegible] مجھے زیادہ نہ تھا۔ وہ
[illegible]
[illegible]
[illegible] کاغذ اور [illegible]
[illegible] اور اس طرف سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

از دفتر خیر الدین سجادی

جناب شفیق صاحب تسلیم۔ آپ کا ماہنامہ ... بہت اچھا ہو گیا ہے۔ اس میں ہر ایک کے لئے ... انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ شمارے کے لئے بھی ایسی خدمات لوازمات کو فراموش نہ کرو گے ؎

بعد مدت سلام کی نشانی آئی
گویا شہر گلی کوچہ ... شد

فی الحال تحفہ داڑھی ارسال خدمت ہے۔ آپ پریشان تو نہ کریں۔ ... کا ارادہ نہیں ہے۔ نوجوانوں اور کم سنوں کا وقت جو کا ہے اس وقت کو صرف کچھ داڑھیاں پیش کر رہا ہوں۔

تحریر ... اکثر حضرات کی نظر ... ہو رہی ہیں۔ بچانے اصول اکثر بدل رہے ہیں۔ عناصر چار سے اب ... ہوتے ہیں۔ پہلے جوہر آفتاب کی روشنی رنگ پکڑتے تھے اب ... کے ذریعے تیار ہوتے ہیں پہلے قرآن الفاظ پر نصیحت تھی۔ اب ... نظر ... ہی ہیں۔ اسی زمانے میں ... داڑھی کا ... کی ہو گئی تھی ؎

ایک داڑھی ان سو ہر ایک نشانی ہے
ایک داڑھی حقیقت یک نشانی شد

مگر جہاں ہم داڑھیاں دیکھ کر سلام ہو کر اس ... ہیں بہت زیادہ ضروری ہیں مثلاً ان سو ہر داڑھی بچے۔ ہر داڑھی ہے گر سے کی ہو رہ بال ہر جگہ ... اس داڑھی کو کیا کہے گا جو قدرت کی نیاضی سے ہو۔ ان سو ہر ... کے بالائی حصے پر اور ٹھوڑی پر آ نہ سے کے دست بردار ہو گئی ہو اور بالوں ... صرف جبڑے ... رہ گئے تھے کی جھالر کی طرح بنی ہو جس سے آدمی دو کلاق تھی وہ بہت گھنی اور بہت بڑی ہو۔ گھٹنوں کے نیچے سے ... گردن تک ... ہر سر سے رہی ہو۔ لیکن اگر اسی داڑھی کو ہر بال ... کر آفتاب کی کرنوں کی طرح ... دیکھتے ہیں ... (۔۔۔ جی)

... حقیقت داڑھی کی ... موجود ہے کہ ... سکر کو ... نہیں۔ ... داڑھی کی قسمیں بہت ہیں ... کو شش ... ہم ... نسل کی داڑھیاں ... کو حاصل ہے وہ دوسرے ... کو نصیب نہیں ... در علی حقیقت داڑھیوں کا بادشاہ ... ہے۔

... سے ... کہاں ... جن داڑھیوں کا ... ایک داڑھی ... شدہ ... سے دیکھی ہو کر ... داڑھی ... مقام کی ... ہے۔ اس داڑھی میں ... سے تقریباً ... ہو کر سے ... کی طرح ... ہے ... آسمان ... ہیں ... بات داڑھی کی کمال ... کے مقام سے ... گردن تک ... تقریباً ... ایک ... آگے کو جھک کر ختم ہو گیا ہے۔ جیسے انگریزی کا نشان استفہام ہوتا ہے۔ یہ داڑھی گرا خود ... اور ... تعجب کرے کہ ... کیفیت خلقت کی ... بلند کر رہی ہو۔

ایک دوسرا ... بنگالہ نے اپنی ... کے ... بڑھتے ہیں ... کی ... ڈال ... کے ... پر ... جاتے ہیں۔ میرو انہی کے مقابل ہیں دوسری طرف ... سلام ہو ... کر بھاگتے پر تمہارے ... تعجب ... نہایت ... کے ... مقامات جلسے ہوتے ... اپنا مختصر ... اور ... اگر سلام ہوتا ہے کر ... مختت نہ ... اس ... نام ... ہیں۔ ... اپنی داڑھیوں ... نہیں بچے ... ہیں داڑھی کا ایک ... نے ... کمال ... اور ... کر ... گیا ہے۔ مگر ... داڑھی ... تو ... حقیقت ... گیا ہو ... داڑھی جہاز ... یہ داڑھی بہت

بہت ... داڑھی ... گر ... کمال ... ہے ... ہیں ... اہل ... ہے۔ ... ہے۔

... ۔ چودھری صاحب ... داڑھی ... سرخ ... داڑھیاں۔ ... حضرت ... پر ... کتابوں ... حضرت شیخ ... ہوتے ... داڑھی کی ... وقت ... ہے۔ ... ۴۰ ... کی ... کی طرح ... ہیں ... اس طرف ... سیاہ ... بیٹھے ... ہے۔

... داڑھی ... داڑھی کی ... حال ... داڑھی ... ہیں ... داڑھی کے ... اسلامی ... کے ... داڑھی ... کی داڑھی ... ہے ... داڑھی کی ... ہے ؎
تر ... ہے

... جیسا ... تھا ... ہم ... سے ... کے ... ہے ... سے ... ہیں ... جو ... ہے ... ہوں ... ہے ... کا ...



پہونچے جہاں نہیں ہے ہوا غل نہیں نہیں
بچنے کو بائیکاٹ سے امن کہیں نہیں

آؤ سے گرتے کس منہ سے ہو غربت کی شکایت سائمن • تم کو بے مہری یاران وطن یاد نہیں


ز غارت چمنت بر بہار منت ہاست
کہ گل بدست تو از شاخ تازہ تر ماند

ڈاڑھی کے پردے میں آگ لگی ہے
کہیں نہ شیخ جی بچاں رہے

شعر [illegible]

[illegible] آگ [illegible] ڈاڑھی [illegible]
[illegible] ڈاڑھی [illegible]
[illegible] سخت ہے
آگ [illegible] لگی ایسی [illegible]

[illegible] زمانہ [illegible] خیال [illegible] ہے [illegible] مصرعہ [illegible] ہے [illegible] کرتے ہیں۔

[illegible] خیال [illegible] صاحب [illegible] کی [illegible] ہے۔

[illegible] صاحب [illegible] ڈاڑھی [illegible]

وہ ڈاڑھیاں [illegible] ہیں
ایسے [illegible] آنکھیں [illegible] ہیں

[illegible] جا ہوگا۔

[illegible] شعر [illegible] ڈاڑھی [illegible] کی [illegible] ڈاڑھی [illegible] جسم [illegible] کی وضع [illegible] زبان [illegible] ہے [illegible] نہیں [illegible] کی [illegible] ڈاڑھی [illegible] کیا ہے [illegible] کا تماشا دکھایا جائیگا۔

[illegible] اس خیال کو [illegible] تو [illegible] فرمائیں [illegible] شکریہ قبول فرمائیے۔

نقد النقد

• ادبی دنیا •

[illegible] ادبی دنیا [illegible] ایک [illegible] شائع کیا ہے [illegible] رسالہ [illegible] صورت [illegible] شکل [illegible] چھپائی [illegible] تصاویر [illegible] اعتبار سے یقیناً [illegible] صلاحیت رکھتا ہے۔ رسالہ کا اصل [illegible] مقصد ہے [illegible] کہ اردو میں سنسکرت اور عربی کے [illegible] الفاظ کی جگہ آسان اور عام فہم الفاظ لکھے جائیں۔ مگر [illegible] نیت سے [illegible] مقصد [illegible] نہیں [illegible] کا اظہار ایک [illegible] میں کیا گیا اور اسی ایک [illegible] میں [illegible] الفاظ ایسے استعمال ہوئے [illegible] ایک [illegible] فرہنگ [illegible] کرنی پڑی [illegible] کی [illegible] صاف اور سادہ اردو میں [illegible] بیان کیا گئی تھی۔ [illegible] ایک [illegible] سے شکایت کی کہ [illegible] بہت کہتے ہیں۔ دوست نے کہا [illegible] اور [illegible] آپ نے کیا کہا؟ [illegible] نہیں [illegible] سادہ زبان پسند کی گئی۔ مثلاً [illegible] ادبی دنیا کے [illegible] اردو [illegible] کے [illegible] میں زیادہ [illegible] کیجئے؟

[illegible] ایسی [illegible] زبان [illegible] آسان زبان [illegible] کے [illegible] تحصیل [illegible] آسان زبان [illegible] کسی نے [illegible] آگئے [illegible] نہیں [illegible] فرمائیں [illegible] احباب؟

[illegible] صاحب [illegible] کہا: [illegible] سے [illegible] جواب نہیں [illegible]؟

ادبی دنیا [illegible] [illegible] فرہنگ [illegible]

[illegible] یہ [illegible] سے [illegible] دیکھا جائے [illegible] فرہنگ [illegible] کس طرح [illegible] ہیں۔

فرہنگ نگار صاحب [illegible] انگریزی [illegible] کا ترجمہ فرماتے ہیں [illegible] آرزو [illegible] آرزو انگیزی کی ترکیب بھی خوبصورت ہے اگرچہ کسی [illegible] زبان [illegible] ترکیب [illegible] صحیح [illegible] کسی لغت میں نہیں [illegible] کے معنی [illegible]۔

جنبش [illegible] کرتے ہیں۔ یوں کہتے کہ [illegible] آسان [illegible] کسی [illegible] آسانی ہے۔

[illegible] فرہنگ [illegible] کے [illegible] اس معنی سے [illegible] رہے۔

[illegible] سے [illegible] فرہنگ [illegible] اس [illegible] کرتے ہیں [illegible] نہیں کرتے۔

ہر لفظ [illegible] کی [illegible] ہے۔ ہم [illegible] کے [illegible] الفاظ سے [illegible] معنی ہیں۔ [illegible] مگر فرہنگ میں [illegible] فرہنگ [illegible] کرتے ہیں [illegible] کرے۔

[illegible] فرہنگ [illegible] کہتے ہیں [illegible] فرہنگ [illegible] معنی [illegible] ہیں؟

[illegible] فرہنگ [illegible] معنی ہیں۔ [illegible] دل [illegible] زبان [illegible] ہے۔

[illegible] ایسی تنہائیوں میں جہاں [illegible] معنی ہیں تنہائی [illegible] کے معنی [illegible]

نشان۔ یہ دیہاتی وحشی صفت ہو چکا ہے۔ آزادی ترکی
نیز ہسپانی و دوطلبی کی ترکیب ظاہر کی ہے۔
مضمون نگار صاحب خواہ مخواہ الفاظ کی درگت بگاڑتے
اور مطلب بالکل استعمال کی درستی سے تعلق نہیں رکھتے
ہیں۔ خشک از رنگ (ایاب اس جگہ کوئی بھی
سمجھ سکتا ہے کہ کیا ہو۔ اگر یہ ایک ترکی شکل ہے
از رنگ صحیح ہے اہل صحافت کچھ دونوں کو
پیش کرتے ہیں۔ وجہ [illegible] اور سیف بہادر از رنگ اختراع
بس گھونٹ بھی جانتے ہیں۔ کسی بات میں
پیش نہیں کرنا۔ [illegible] سب پیش [illegible]
سے کوئی انکار نہیں۔ مگر یہ از رنگ کسی طرح سے اہل
صحافت کے مقابلے میں پیش کی گئی ہیں کہ کوئی
خود صحافی ... کے رو سے چل رہا ہو تو سمجھا دو [illegible]
یا یوں خیال آتا ہے نئی کشتی کے بارے میں کہ ہر
کسی کلاس صفائے میں پیش دیکھی [illegible] کے آزادی کشتی
صاحب ... جہاز کی نسبت اپنی طرف آتی
حادثہ ہونے دیکھے جائیں یا اہل صحافت ... کی

اور آگ کشتی چھپنے کے ہیں۔
ترکی ... کشتی کی بارش کرے۔ دل اور فرہنگ ترکے
سا تھ اور کشتی کو احتمال کسی زبان سے نہیں تھا۔
عربی و ملکی کتابوں میں بساط عیش گستردہ و طرح
ترک رنجہ۔ کسی جگہ دیکھا۔ خاندان بھی ہسپانی
کے لفظ جو الفاظ تھا اس کی ہو اور جسکے معنی معلوم نہیں
غیر استعمال سے سمجھ لو یہی آخر ہیں لفظ بھی ہیں یہ عربی
انشاء پردازی میں ترقی ہی کیا جاتا۔ رنگین لفظ صحیح
ہے۔ سخن پیش کرنے کی بنیاد اور رنگ کا استعمال شروع کیا۔
اہل صحافت آزاد نگار ان بھی جو کے الگ رکھتا ہے
بخوبی سے خیال کیا کہ ترکیب نکتہ میں کوئی گوا
سے نگے باتھوں لکھا ہو۔ اسی طرح سے مضمون نگار جو تم
خود یہ تم انہیں ... شیرازی کا تعلق نکتہ سے تھا۔
برابر کی طرح روانگی۔ قسم ہے کہ ساتھ کل کر دی
اور یہ ایک دو دو کر جو تمہیں ثابت ہے۔
فرد وداد اس صحافت آپ کا آئین ہے
ہو گئی پابند طرز تحریر قلم ہو رہے۔ اس لئے

کے گئے گردن جھکتے ہیں۔
کو بہی اپنی دنیا کے نوجوان صاحب کا شائستہ ہے کہ
کرو مجھے اپنے نامہ نگار ہم ہو تم شہید و مصنفین و ادب
پھر خود تحقیق و تفتیش علامہ جس پر بیان کیا گیا کہ
اور کے جب کیا جاتا تھا یہ کام اور سالہا سال سے زیادہ
ضرورت ہے۔ اور یہ انتقال ہوا جنس ہے اور اس کا سبب
بھی دریائے ہمالیہ اور دنیا بھی اس سے مستفید ہوگی
ہر دو سے عظیم الشان ہے لہذا ممکن ہے کہ سلسلہ مضمون
بنا کچھ دنوں تک رہے۔ والسلام
راقم خاکسار۔ ... الادب
جیلے۔ یہ صحیح ہے کہ آج کل ترشتی کے معنی ہیں وہ ترشتی
کے ہیں مگر خدا آپ کی صاف گوئی سے بچائے۔ جہاں ہم
سے جو ہر صل ہو جاتے ہیں دنیا کا یہی اصل ہے کہ وفاداری
چلنے دو پھر بھائی کرنا۔
اپنی طرف فارسی ترکی کیجیے رسالہ کو صاحب حکمت یا کیجیے
جسے بھی کہ تحقیق پر نہیں کر کے جو تحقیق لگائیں۔ ہاں ہر
ہر ادارے سلاطین بھی زور لگا رہا ہو اس ترکی میں [illegible]
جو ہمارے لئے تفضل

سرنامہ انفصال مقدمہ

بعدالت ... [illegible]

[illegible]

سمن بنام انفصال مقدمہ

[illegible]

تحفہ

[illegible]

دوسرا تحفہ ... تمباکو جس کی ... [illegible]

[illegible] چودھری ... [illegible]

ہ دستخط ... [illegible]